آزاد کاشمیری

آہ! مولانا ابوبکر غزنویؒ

بوبکر، آہ! داغِ جدائی کا دے گیا
مجھ نغمہ گو کو اذنِ دہائی کا دے گیا

وہ پتھروں کے درمیاں اک آبشار تھا
دورِ خزاں میں صورتِ ابرِ بہار تھا

فکر و نظر کی وادی میں مہکار اس سے تھی
نطق و قلم میں شوخیٔ اظہار اس سے تھی

لہجہ کہ جیسے غنچے چٹکتے ہوں دم بدم
الفاظ یوں کہ موتی ہوں تسبیح کے بہم

سیرت تھی اُجلی جیسے تبسم بہار کا
صورت کہ جیسے صبح کے تارے کی ہو ضیا

اسلاف کے نقوش نمایاں تھے ذات میں
اسلام کا تھا رنگ نمایاں صفات میں

غزنی کے ماہ تاب کی روپہلی اک کرن
اک پھول جس سے مہکا مرے دیس کا چمن

خلوت میں ذکر و فکر کی رعنائیاں رہیں
جلوت میں عزم و جہد کی تابانیاں رہیں

وہ علم و فضل و دانش و حکمت کا اعتبار
اس دور میں تھا منبر و محراب کا وقار

اک جانشینِ سیدِ خیرالوریٰ تھا وہ
اک پاکباز بندۂ ربِ علیٰ تھا وہ

آباد اس کی ذات سے تھی بزمِ دوستاں،
اب ایسے پیارے لوگ زمانے میں ہیں کہاں!